www.faizahmedowaisi.com
سوانح وارشادات
خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ
مفسرِ اعظمِ پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

سوانح و ارشادات
خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

سعادتِ ترتیب

جگر گوشۂ حضور فیضِ ملت

صاحبزادہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

سلطان الھند حضرت خواجہ غریب نواز سیدنا حضرت حسن معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افاضات: حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ۔

سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سالانہ عرس پاک ۶ رجب المرجب کو اجمیر شریف (انڈیا) میں نہایت تُزُک (انتظام) واحتشام سے منایا جاتا ہے دنیا بھر سے لاکھوں اَہلِ محبت میرے خواجہ کے عرس شریف کی تقریبات میں شرکت کے لیے اجمیر شریف حاضر ہوتے وقت اپنے دامن مراد سے بھر کے آتے ہیں اللہ کرے جانے والوں میں کبھی ہمارا بھی نام آجائے۔

زیرِ نظر مضمون قارئین کرام کے ذوقِ مطالعہ کے لیے میرے سیدی ومولائی قبلہ والدِ گرامی فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ اُویسی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی تصانیف ''بارہ ماہ کے فضائل ومسائل''، ''پیرانِ عظام''، ''ہند کے خواجہ'' اور ''ہمارے خواجہ غریب نواز'' سے لیا گیا ہے پڑھکر یقیناً خواجہ کے اجمیر جانے کی تڑپ پیدا ہوگی۔

(مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی۔ مدیر: ماہنامہ فیضِ عالم بہاولپور۔ ای میل ایڈریس fayyazowaisi@gmail.com)

حسب ونسب: سیدنا حضرت خواجہ معین الدین اجمیری غریب نواز قدس سرہٗ والدِ ماجد کی طرف سے حسینی اور والدہ محترمہ کی طرف سے حسنی ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام حضرت سید غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

ولادت تعلیم وتربیت: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۴ رجب المرجب ۵۳۷ھ (پیر شریف) کو علاقہ سجستان (سیستان) کے قصبہ سنجر میں ہوئی۔ والد گرامی نے آپ کا نام حسن رکھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواجہ غریب نواز معین الدین کے نام سے دنیا میں مشہور کیا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال کے تھے کہ آپ کے والدگرامی کا انتقال ہوگیا۔ اُن کے ترکہ سے کچھ نقدی اور باغ میراث ملا نقدی کو راہِ خدا میں خرچ کردیا۔ باغ گزر اُوقات کے لئے باقی رکھا چندروز کے بعد ایک اللہ والے کی نگاہ پڑ جانے سے دنیا سے متنفر ہوکر علم وعمل اور زُہد وتقویٰ کی طرف راغب ہوئے۔ اور وطن چھوڑ کر حصولِ علم کے لئے سفر اختیار فرمایا۔ سب سے پہلے آپ خراسان تشریف

لائے۔حضرت مولانا حسام الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قرآنِ مجید حفظ کیا۔ پھر عربی فارسی کے تمام مروجہ علوم وفنون پڑھے۔بعدازاں تفسیر،حدیث اور فقہ اسلامی کی تکمیل کے لئے کئی سال مختلف شہروں کی طرف پیدل چل کر متعدد اَساتذہ کی شاگردی اختیار فرمائی۔

حضورغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِتربیت رہے: معتبرروایات کے مطابق حضرت خواجہ غریب نواز نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باطنی فیوض وبرکات بھی حاصل کیں۔آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کم وبیش ۵ ماہ تک شہنشاہ اولیا،محبوبِ سبحانی الشیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر رہے اور باطنی علوم ومعارف کے خزانوں سے مالا مال ہوتے رہے۔اس عرصہ میں آپ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ سرکار غوثِ پاک کے ساتھ ایک حجرہ میں تقریباً ۵۷ دن تک مقیم رہے۔اس دوران حضرت معین الدین چشتی کو روحانی مدارج طے کرانے خواجہ غریب نواز بنانے میں حضورغوثِ پاک کا اہم کردار ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا کہ ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' یعنی ''میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے''تو اس وقت حضرت خواجہ اجمیری غریب نواز منازل سلوک طے کرنے کے لیے خراسان کے پہاڑوں میں خلوت نشین تھے جوں ہی آپ نے یہ فرمان سنا تو فوراً اپنی گردن جھکا کر عرض کیا''بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰی رَأسِیْ وَعَیْنِیْ'' یعنی '' بلکہ آپ کا قدم میرے سرآنکھوں پر۔'' (اس کی مزید تفصیل حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''تحقیق الاکابرفی قدم الشیخ عبدالقادر'' میں ملاحظہ کریں)۔حضرت خواجہ نے بہت سارے علماء اور صلحاء سے اکتسابِ فیض کیا۔بلخصوص اپنے مرشدِ صادق حضرت الشیخ عثمان ہرونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگرانی میں باطنی علوم اور سلوک ومعرفت کی بہت ساری منزلیں طے کیں۔

روضہ انورسے سلام کا جواب آیا: اپنے مرشدِ کامل کے ہمراہ آپ حج بیت اللہ کی سعادت سے نوازے گئے۔جب محبوبِ خدا سیدالانبیاء آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عثمان ہرونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدِ صادق کو فرمایا: ''معین الدین بارگاہِ رسالت مآب میں سلام عرض کرو''اُس وقت خواجہ غریب نواز کی کیا حالت ہوگی اس عالم شوقِ وجد میں آپ نے نہایت ہی ادب واحترام سے جالیوں کے سامنے ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیا ''الصلوٰۃ والسلام علیك یاسیدالمرسلین وخاتم النبیین''۔مزارِ پرانور سے جواب آیا''وعلیك السلام یاقطب المشائخ''۔یہ صرف سلام کا جواب ہی نہ تھا اس

سارے زمانے کی برکتیں، عظمتیں خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جھولی میں ڈال دی گئیں۔سلام کا جواب سنتے ہی مرشدِ کامل نے حضرت خواجہ غریب نواز کو درودِ پاک پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔آپ درودشریف پڑھتے رہے نمازِ عشاء کے بعد نیند کا غلبہ ہوا آنکھ لگی تو خواب میں آقا کریم رؤف و رحیم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا معین الدین ہم نے تمہیں بحکمِ الٰہی آج سے سلطان الہند مقرر فرمادیا ہے اپنے مرشد سے اجازت لو اور ہندوستان جاکر ہمارے دین کا خوب چرچا کرو۔آپ نے یہ خواب اپنے مرشدِ کامل کو عرض کیا اُنہوں نے وہیں بیٹھے آنکھیں بند کرا کے پورے ہندوستان کی سیر کرائی۔بارگاہِ خداوندی سے قبولیت کی سند اور رسول پاک ﷺ کی طرف سے سلطان الہند کا تقرر نامہ عطاء ہوا۔

☆ایک روایت میں ہے کہ علومِ شرعیہ کی تکمیل کے بعد سلوکِ طریقت طے کرنے کے لئے شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اُن کے ہاں ایک عرصہ رہ کر خرقۂ خلافت حاصل کیا۔اپنے شیخ سے اجازت لے کر حرمین شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے وہاں کے بڑے بڑے مشائخِ کرام کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے۔اور مدینہ طیبہ میں امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔آپ نے حضرت خواجہ کو فرمایا،''اے قطب المشائخ تم معین الدین ہو اس جہاں کو ظلمتِ کفر کو نورِ ایمان سے روشن کرو۔''ممکن ہے ایک بار اپنے مرشد کریم کے ہمراہ روضۂ رسول ﷺ کی حاضری ہوئی اور دوسری بار اُن سے اجازت لیکر گئے ہوں۔

☆اپنے مرشدِ کریم سے اجازات لیکر ہندوستان آتے ہوئے آپ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پرانوار (لاہور) پر حاضر ہوکر چلہ کشی فرمائی فیض یابی کے بعد یہ مشہور زمانہ شعر کہا:

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا	ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

چلہ گاہ: حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لاہور) کے قدموں میں حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چلہ گاہ موجود ہے اہلِ محبت اس کی زیارت کرکے روحانی کیف وسرور محسوس کرتے ہیں فقیر کو بارہا حاضری کا موقعہ ملا۔

اجمیر روانگی: لاہور سے براستہ سامانہ دہلی اور وہاں اجمیر گئے جہاں جہاں سے گذرے لاکھوں غیر مسلموں کو دامنِ اسلام سے وابستہ کرتے گئے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی غلامی سے سرفراز فرماتے گئے۔

حضرت خواجہ روضہ رسول ﷺ سے رخصت ہوئے اور بلادِ اسلامیہ کے مشہور اولیاء کرام مثلاً نجم الدین کبریٰ، حضرت

سرکار غوثِ اعظم دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی اور سیدنا علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوئے بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۵۶۱ھ میں اجمیر شریف تشریف لائے۔

تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہوکے رہی: حضرت خواجہ کے ہمراہ عقیدت مندوں اور مریدوں کی جماعت بھی تھی اُن کے ساتھ ایک کھلے میدان میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے لیکن اُس جگہ اجمیر کے راجہ پرتھوی راج کے اُونٹ چرنے کے بعد بیٹھا کرتے تھے اسی لئے اُس کے شُتر بانوں نے کہا: یہاں نہ بیٹھو یہ راجہ کے اُونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے حضرت خواجہ نے ہر چند اُن شتر بانوں کو سمجھایا کہ میدان میں کافی جگہ ہے۔ لیکن وہ نہ مانے بلکہ سختی سے پیش آئے۔ حضرت وہاں سے قریب تالاب کے کنارے تشریف لے آئے اور اُٹھتے ہی فرمایا لو ہم تو یہاں بیٹھتے راجہ کے اُونٹ ہی اس جگہ بیٹھے رہیں۔ چنانچہ شام کے قریب راجہ کے اُونٹ چرتے چرتے اس جگہ آکر بیٹھے تو بیٹھے ہی رہ گئے۔ ہر چند شتر بانوں نے اُٹھانے کی کوشش کی لیکن اُونٹ وہاں سے اُٹھ نہ سکے اُنہوں نے یقین کرلیا کہ یہ اُسی فقیر کی بات پوری ہوئی ہے چنانچہ وہ حضرت خواجہ سے معافی کے طالب ہوئے۔

اس کے بعد حضرت خواجہ کو راجہ رائے پرتھوی راج نے بہت ستایا اور بڑی کوشش کی کہ یہاں سے حضرت خواجہ غریب نواز چلے جائیں۔ لیکن چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو منظور تھا کہ اس دھرتی سے ہی حضرت خواجہ کے فیوض و برکات پھیلیں۔ اسی لئے حضرت خواجہ کوہِ استقامت بن کر راجہ رائے پرتھوی راج کا مقابلہ کرتے رہے۔ راجہ نے حضرت خواجہ کے ساتھ کئی طرح کے مقابلے کئے لیکن آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے راجہ کی تمام کاروائیاں ملیامیٹ فرمادیں اور آخر میں اُسے بطور پیش گوئی فرمایا: کہ فقیر تو اجمیر سے نکلنے سے رہا البتہ تجھے یہاں سے بے یار و مددگار ہو کر نکلنا پڑے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ پرتھوی راج شہاب الدین غوری کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مارا گیا۔

تبلیغِ اسلام پر ثابت قدم رہے: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تبلیغِ اسلام کا نصب العین لے کر ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اپنے اس نصب العین کے حصول کی خاطر اُنہوں نے مضبوط کردار اور جدو جہد کی جو مثال پیش کی وہ لاثانی ہے۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے راستے میں بیشمار رکاوٹیں تھیں کئی طاقتور مخالفوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ والیِ اجمیر پرتھوی راج بھی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف تھا۔ کوئی مشکل اور کوئی مخالفت آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔ آپ کا ناقابلِ شکست جذبہ، دقیق نظر، بلند تصور، آہنی عزم، پاکیزہ دل اور اعلیٰ روحانی قوت ہر مشکل پر غالب آتی چلی گئی۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہی تھی جو اُن مشکلات پر

قادر ہوئی۔ ورنہ اگر کوئی دوسرا اُن کی جگہ ہوتا تو ہمت ہار دیتا۔

خواجہ غریب نواز اُردوزبان کے بانی: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سب بڑی مشکل زبان کی صورت میں موجود تھی آپ کی زبان فارسی تھی لیکن وہ اُس سے پریشان نہیں ہوئے۔ ہندوؤں کے ساتھ رابطہ ومیل جول نے ایک نئی بولی کو جنم دیا جو بعدازاں ایک زبان کے درجہ تک جا پہنچی یہ زبان اُردو تھی ان معنوں میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اُردو زبان کے بانی قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

نوے لاکھ انسان مسلمان ہوئے: حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے تقریباً نوے (۹۰) لاکھ غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے آج اُنہیں کی نسلیں برِصغیر میں سچے دین اسلام کے دامن سے وابسطہ ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بلند مرتبہ روحانی شخصیت ہیں آپ کی ذاتِ بابرکات کی شہرت نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں ہے۔ ہمالیہ کی دوسری طرف چین وجاپان، سمندر پار انڈونیشیا، ملائیشیا اور یورپ تک میں آپ کے لطف وکرم اور عنایت کا چرچا ہے۔ ہر رنگ ونسل، مذہب اور ملک کے لوگوں میں آپ کے نام لیواں کی تعداد ہزاروں میں موجود ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ کا احترام اُن کے رگ وریشہ میں رچا ہوا ہے اور اُن کی اُمیدوں کا مرکز آپ ہی ہیں۔

وصال باکمال اورمزارشریف: مصدقہ روایات کے مطابق آپ کا وصال باکمال ٦ رجب ٦٢٧ھ ۱۲۲۹ء کو ہوا۔ چنانچہ جس دن حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اُسی شب کو حضرت خواجہ نمازِ عشاء ادا کرکے اپنے حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے گئے اور خلافِ معمول دروازے کے کواڑ (لکڑی کا تختہ جس سے دروازہ بند کرتے ہیں) بند کردیئے۔ صبح کو دروازہ کھولا گیا تو حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوچکا تھا وہ دن تھا ٦ رجب المرجب ٦٢٧ھ کا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ستانوے سال کے قریب تھی۔ اکثر شعراء نامدار کے علاوہ بعض مشائخ عظام نے بھی آپ کی تاریخ ”شدز دنیا چوور بہشت بریں مرشد مقی معین الدین“ وفات لکھی لیکن حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ نے جو ”گفت تاریخ رحلتش سرمد محرم دل ولی معین الدین“ تاریخ نکالی وہ قابلِ ذکر ہے۔ آپ کا مزار اجمیر شریف (انڈیا) میں مرجع خلائق ہے لاکھوں بندگانِ خدا وہاں حاضر ہوکر اپنی مرادوں سے بھرتے ہیں۔

مزارِ خواجہ پرہزاروں کی تعداد میں عقیدت مندوں کا ھجوم: مزارِ خواجہ

غریب نواز پر حاضری دینے والے دیکھتے ہیں کہ دورونزدیک سے ہزاروں لوگ ایک ساتھ شب وروز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مبارک پر اظہارِعقیدت کے لئے حاضر ہوتے ہیں یہ لوگ پیسہ خرچ کرتے ہیں، سفر کی صعوبتیں اُٹھاتے ہیں اور ہر قسم کی مشکلیں برداشت کرتے ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ یقیناً یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کی کشش اور روحانی قوت کی کرامت ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ زمانہ کے حالات میں تبدیلیاں اور انقلابات اُن عقیدت بھری روایات پر ذرّہ برابر بھی اثر انداز نہ ہوسکے جو ابتداء سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں انجام دی جاتی ہے۔صدیوں سے ہر شعبۂ حیات میں انقلابی تبدیلیوں کے باوجود انقلاب کا یہ دھارا روضۂ مبارک میں ادا کی جانے والی روایات میں کوئی تبدیلی نہ لا سکا۔

یہ عقیدت بھری روایات آج بھی درگاہ شریف میں نہایت پابندی اور صحت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔یہ حقیقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی عظمت اور قوت کی واضح دلیل ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود لوگ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور اُنہیں اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں۔یہ منبع فیض ونور لازوال ہے۔عقیدت منداس سے ہمیشہ فیضاب ہوتے رہیں گے اور اس پر عقیدت واحترام کے پھول نچھاور کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہیں گے۔

صوفیاء کا خیال ہے کہ روضۂ مبارک صاف کرنے سے دراصل وہ اپنے دلوں کی صفائی کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہاں روشنی کرنا اپنے دلوں میں روشنی کرنا ہے اور یہاں پیاسوں کو پانی پلانا اپنے دلوں کی پیاس بجھانا ہے۔وہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد مبارک پر سر جھکانے سے اُنہیں بلند مراتب حاصل ہوں گے۔

میرا خواجہ سلطان الھند ھے: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہر حیثیت اور ہر طبقے کے لوگ خدمت میں حاضر ہوتے ہیں عوام وخواص آپ سے والہانہ محبت کرتے ہیں امراء وحاکموں سلاطینِ زمانہ کا بھی یہی حال ہے آپ کی سوانح پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دور کے حاکم اورشہنشاہ بھی آپ کے سامنے باادب اور سرنگوں رہتے۔شہاب الدین غوری اور سلطان التمش آپ کے معمولی خادموں کی طرح مُستعِد (حاضر) رہتے آپ کے وصال کے بعد بھی ادب واحترام اور عقیدت کا یہ سلسلہ جاری رہا اور اب تک جاری ہے۔اوران شاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے دروازے غریب وامیر، اعلیٰ وادنیٰ، شاہ وگدا محتاج وغنی سب کے لیے ہر وقت کھلے ہیں۔

کرامات: حضرت خواجہ کی کرامات کا اِحاطہ کرنا ممکن نہیں ہے چند کرامات کا ذکر فقیر اپنے مضمون میں کرتا ہے۔

چاہیں تو اشاروں سے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی: ایک موقعہ پر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حاکمِ شہر اُسے شہر بدر کردینا چاہتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اِستفسار کیا کہ اب وہ کہاں ہے مرید نے عرض کیا کہ اس وقت شکار کھیلنے گیا ہے اس پر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُس سے بڑی غلطی ہوئی یہ بڑی حیران کن بات ہوگی اگر وہ شکار سے زندہ سلامت واپس آ گیا حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان پورا ہوا کچھ دنوں بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ حاکمِ شہر شکار کے دوران گھوڑے سے گر کر ہلاک ہوگیا۔

مردہ زندہ ہوگیا: ایک مرتبہ ایک بے گناہ کو پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی پانے والے نوجوان کی ماں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور زاروقطار روتے ہوئے مدد کی طالب ہوئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں عصائے مبارک تھا، وہ لے کر بڑھیا کے ساتھ چل پڑے پھانسی گاہ کے قریب پہنچے تو اُس وقت چند دوسرے صوفیاء اور بزرگ بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے عصائے مبارک سے لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر تم بے گناہ ہو تو خدا کے حکم سے زندہ ہو جاؤ اور پھانسی سے نیچے اُتر آؤ مردہ زندہ ہوگیا اور پھانسی سے نیچے اُتر کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا آپ نے اُسے تسلی دی بڑھیا اور اُس کا بیٹا خوش وخرم گھر لوٹ گئے۔

قبر مبارک سے آواز آئی تم ایک لفظ بھول گئے ہو: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کی روحانی کرامتوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ جاری ہے۔ حضرت شیخ الاسلام بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (پاک پتن شریف) فرماتے ہیں: ایک بار وہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مبارک میں بیٹھے تھے نماز ادا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ حکیم کی تلاوت شروع کردی۔ اتفاقاً وہ سورۂ کہف اور سورۂ مریم میں ایک لفظ تلاوت کرنا بھول گئے۔ اُسی وقت اُنہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی لحد مبارک سے یہ آواز سنی تم ایک لفظ بھول گئے ہو صحت کے ساتھ پڑھا کرو۔

تعلیماتِ خواجہ غریب نوازرضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے صداقت، محبت اور اُخوّت کا سبق دیا۔ باہمی محبت، اعتماد، افہام وتفہیم اور تعظیم کی بنیادوں پر ایک پاکیزہ معاشرہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد تھا۔ اُنہوں نے اس معاشرے کی تخلیق میں کامیابی حاصل کی جس کی بنیادیں اسلام اور بہترین ہندی افکار پر رکھی گئیں۔ چنانچہ یہی معاشرہ بعدازیں ہندوستان کا بہترین اور مقبول ترین معاشرہ قرار پایا۔

اسی معاشرے کی روایات اور اقدار ہم تک نئی اقدار کی صورت میں پہنچی ہیں اور اُن ہی اقدار نے ہمیں زندگی کو ایک نئے زاویۂ نظر سے دیکھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

محبت، متانت، تشکر، سخاوت، مہمان نوازی، قناعت، خدا پر یقین، اُمید، عقیدہ وایمان، صداقت، ایمانداری، اتحاد، تنظیم، پارسائی، اخلاص، سماجی خدمت کا جذبہ اور معاشرے کا کارآمد رکن بننے کی خواہش آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا کردہ معاشرے کی بنیادی اقدار ہیں۔ اس طرح حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا اثر ہمارے افکار، نصب العین، زندگی، ادب، شاعری، مصوری، روایات، نظریات، رسومات، محنت، عبادت، مذہب اور مذہبی رسوم، مختلف فنون اور فنِ تعمیر نیز ہمارے طرزِ فکر اور طرزِ حیات اور طرزِ گفتگو پر صاف عیاں ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تعلیم دی اس پر خود عمل کر کے بھی دکھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ، خیالات، خطوط اور دیگر ملفوظات روحانیت اور تصوف کا سبق دیتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن تک ہم بغیر کسی وسیلہ کے پہنچ سکتے ہیں اور جس کے سامنے ہم اپنی مشکلات اور خواہشات کا بلا جھجک اظہار کر سکتے ہیں اور ہمیں مایوسی نہیں ہوتی۔ اپنی زندگی میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لئے اعلیٰ اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا ایک نمونہ بنے رہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہمیں ابدی زندگی کے حصول کا طریقہ بتاتا ہے اور یقیناً یہ طریقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور کردار ہے۔

خواجہ کا ھندوستان: حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کے ضمن میں دوسرے تمام بزرگانِ دین پر فضیلت رکھتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ہندوستان کفر وباطل کے اندھیروں میں گم تھا اور کوئی اُمید روشنی کی نظر نہیں آتی تھی۔ پرتھوی راج کی فتح نے ہندوؤں کے حوصلے بڑھا دیئے تھے اور وہ اسلام کے اثر ونفوذ کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کے درپے تھے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم

شخصیت تھی جس نے ہندوؤں کے منصوبے خاک میں ملا دیئے اور دینِ حق کا بول بالا کیا۔

الغرض حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک انتہائی بلند پایہ ہستی اور سچے بزرگ ہیں۔ جن کی زندگی ہمارے لئے ایک مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم اپنی دنیا و آخرت دونوں کو سنوار سکتے ہیں۔

ارشاداتِ عالیہ: دلیل العارفین حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات کا مجموعہ ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اوّل حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ مختلف مجالس میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ مبارک سے جو کچھ سنا اُسے قلم بند کیا۔ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے۔ ذیل میں ہم حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے چند ارشاداتِ عالیہ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

نماز مؤمن کی معراج ہے: ☆ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز کی پابندی کے بغیر بارگاہِ رب العزت میں مقبول نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نماز مؤمن کی معراج ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ ''نماز مؤمن کی معراج ہے اور نماز ہی خدا سے ملاتی ہے''۔ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے خالق سے کہتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ''نماز پڑھنے والا اپنے رب سے راز کہتا ہے۔''

وضو کی برکتیں: ☆ جب کوئی شخص رات کو باوضو ہو کر سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک یہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے رہیں فرشتے اُس کے سرہانے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! اپنے اس بندے پر اپنی رحمت نازل فرما کہ یہ نیکی و طہارت کے ساتھ سویا ہے۔ اللہ کا کوئی نیک بندہ اگر باطہارت سو جائے تو فرشتے اُس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں وہاں سے بارگاہِ الٰہی سے خلعتِ فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے ہی اُسے واپس لاتے ہیں جو شخص بے طہارت سوتا ہے اُس کی روح کو پہلے آسمان سے ہی واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

شیطان کو مغموم کرنے والے چار اعمال: ☆ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسولِ کریم (ﷺ) نے ابلیس کو بہت غمگین دیکھا آپ (ﷺ) نے اُس سے غم کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا میرے رنج و غم کا سبب آپ (ﷺ) کی اُمت کے چار اعمال ہیں: پہلا یہ کہ جو لوگ اذان سن کر اُس کا جواب دینے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ بخش دیتا ہے۔

دوسرا یہ کہ جو لوگ راہِ حق میں نعرۂ تکبیر لگا کر میدانِ جہاد میں کود پڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن غازیوں بلکہ اُن کے گھوڑوں تک کو بخش دیتا ہے۔ تیسرا یہ کہ جو لوگ رزقِ حلال پر قناعت کرتے ہیں خداوندِ کریم اُن کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ چوتھا یہ کہ جو اشخاص نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور سورج نکلنے پر نمازِ اشراق پڑھ کر اپنی جگہ سے اُٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں اور اُن کے رشتہ داروں کو بخش دیتا ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقۂ اکبر میں لکھا ہے کہ ایک کفن چور چالیس برس تک مردوں کا کفن چراتا رہا جب مرا تو لوگوں نے اُسے جنت میں دیکھا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ تیری اس خوش بختی کا سبب کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ کو میرا ایک عمل پسند آ گیا وہ یہ کہ فجر کی نماز کے بعد میں اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہتا۔ پھر سورج نکلنے پر اِشراق ادا کرتا۔ اور اپنے کام میں مشغول ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے بے پایاں لطف و کرم سے میرے اس عمل کی بدولت میرے گناہوں کو بخش دیا۔

☆ صدقہ کے بارے میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص اور دوزخ کے درمیان سات پردے حائل کر دے گا ہر پردے کی وسعت پانچ سو برس کی راہ پر ہو گی۔

جھوٹی قسم کھانے والے کے گھر سے برکت اُٹھ جاتی ھے: ☆ قسم کھانے کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے اُس کے گھر سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ میں نے حضرت مولانا عمادالدین بخاری سے سنا ہے کہ ایک دفعہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) میں نے ساتواں دوزخ ''ہاویہ'' نماز نہ پڑھنے والوں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس دوزخ میں ہولناک تاریکی ہے اس کی آگ نہایت سخت ہے۔ سانپ اور بچھوؤں کی اس میں کثرت ہے اس دوزخ میں پتھر پگھل کر جو پانی بنتا ہے اس کا ایک قطرہ بھی دنیا میں آ گرے تو زمین پھٹ جائے اور اس کے سمندر اور دریا خشک ہو جائیں اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

پھر فرمایا: اہلِ حق تو سچی قسم کھانے سے بھی ڈرتے ہیں۔ ایک دفعہ خواجہ محمد اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ایک پاک باطن بزرگ تھے۔ حالتِ سُکر میں سچی قسم کھا لی۔ حالتِ سکر دور ہوئی اور ہوش آیا تو لوگوں سے پوچھا کہ کیا آج میں نے قسم کھائی ہے۔ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آج مجھ پر میرا نفس اتنا غالب آ گیا کہ میں نے

سچی قسم کھالی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کل میں اور بھی قسمیں کھاؤں گا کیونکہ میرا نفس اس کا عادی ہو گیا ہے۔بخدا آج کے بعد میں ہمیشہ خاموش رہوں گا اور کسی سے کلام نہیں کروں گا۔

اس کے بعد خواجہ محمد اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ چالیس برس تک زندہ رہے لیکن اُنہوں نے کسی شخص سے مطلق کوئی بات نہ کی۔یہ سب کچھ اُنہوں نے ایک سچی قسم کھانے کے کفارہ میں کیا۔

☆ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عشق میں صادق وہ شخص ہے کہ خواہ دوست کی طرف سے اُس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں وہ زبان سے اُف تک نہ کرے۔اور خوشی سے یہ مصائب برداشت کرے۔ میں نے ''آثارِ اولیاء'' میں پڑھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس میں یکجا تھے وہاں عشقِ صادق کے موضوع پر گفتگو ہونے لگی۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر انسان کو عشقِ الٰہی میں کچھ دکھ پہنچے تو صبر کرے۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: خواجہ (رحمۃ اللہ علیہ) اس سے تو خودی کی بو آتی ہے۔اب مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر انسان کو عشقِ الٰہی میں کچھ دکھ پہنچے تو پھر بھی خوش رہے اور اللہ کی خوشنودی کا طالب رہے۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: عاشقِ صادق کو اس سے بھی بڑھ کر ہونا چاہیئے۔

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: عشقِ صادق یہ ہے کہ عاشق کو ذرّہ ذرّہ کردیا جائے تو پھر بھی اُف نہ کرے۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: میرے نزدیک عشقِ صادق یہ ہے کہ عاشق کو خواہ لاکھ مصائب پہنچے وہ مشاہدۂ حق سے غافل نہ ہو میں حضرت رابعہ بصری (رحمۃ اللہ علیہا) کے اس قول کو ترجیح دیتا ہوں۔

☆ ایک بار حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے '' ریاحین'' میں یہ حکایت پڑھی ہے کہ ایک دفعہ رسولِ کریم (ﷺ) ایسی جگہ سے گزرے جہاں کچھ لوگ ہنسی اور کھیل کود میں مشغول تھے۔حضور (ﷺ) کو دیکھ کر وہ لوگ مؤدب کھڑے ہو گئے۔حضور رسالتِ مآب (ﷺ) نے اُنہیں مخاطب ہو کر فرمایا: بھائیو! تم موت سے بے خبر معلوم ہوتے ہو جو غافلوں کی طرح ہنسی اور کھیل کود وغیرہ میں مستغرق ہو۔حضور (ﷺ) کے ارشادِ مبارک نے اُن لوگوں کے دلوں کے میل کو دھوڈالا اور وہ اللہ کی طرف ایسے مائل ہوئے پھر اُن لوگوں کو کبھی کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔

☆ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بلاوجہ ستانا بہت بڑا گناہ ہے اور قرآنِ کریم میں اللہ

عزوجل نے اس کی سخت مخالفت فرمائی۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔میرے قیامِ بغداد کے زمانے میں ایک بزرگ کی بہت شہرت ہوئی وہ دجلہ کے کنارے ایک صومعہ (عبادت خانہ) میں رہتے تھے۔میں ایک دن اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔وہ بڑی شفقت سے پیش آئے اور فرمایا۔اے درویش! میں پچاس برس سے اس جگہ مقیم ہوں۔وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دورانِ سیاحت میرا ایک شہر سے گزر ہوا وہاں ایک شخص لوگوں کو بہت ستارہا تھا۔میں نے اُس سے کچھ تعرض (اعتراض) نہ کیا اور خاموشی سے آگے چلا گیا یکا یک میں نے غیب سے یہ آواز سنی اے مردِ خدا تیرا فرض تھا کہ اس شخص کو خدا سے ڈراتا اور لوگوں کو ستانے سے باز کرتا۔میں سخت نادم ہوا اور اسی دن سے اس صومعہ میں مقیم ہو گیا ہر وقت یہی خوف دامن گیر رہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوں گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قرآن پاک کی تلاوت کے وقت دل نرم ہونا چاہیے اور اس میں خوفِ الٰہی پیدا ہونا چاہیے، کلام اللہ کی تلاوت ایمان میں زیادتی اور استحکام کا باعث ہونا چاہیے۔جو شخص کلامِ الٰہی کا اثر قبول نہیں کرتا اور ذکرِ خدا کے وقت لہو ولعب (کھیل کُھود) میں مصروف رہتا ہے وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

☆ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اَہلِ سلوک کے نزدیک پانچ چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۱) اولاد کو ماں باپ کا منہ دیکھنا (۲) کلام اللہ شریف دیکھنا (۳) علماء کی طرف دیکھنا (۴) خانۂ کعبہ کی طرف دیکھنا (۵) اپنے مرشد کو دیکھنا۔

تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے جو فرزند اپنے والدین کا منہ خدا کی دوستی کے لئے دیکھتا ہے اُسے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے اس کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص برے کام کرنے میں بہت بدنام تھا اُس کے انتقال کے بعد لوگوں نے اُسے بہشت میں حُجاج کے گروہ میں دیکھا اُس سے پوچھا گیا تجھے یہ مرتبہ کیسے ملا حالانکہ دنیا میں تو ہمیشہ برے کاموں میں مشغول رہا اُس نے جواب دیا ہاں بے شک میں بدکار تھا لیکن اپنی ماں کا بہت احترام کرتا تھا اور گھر سے باہر جاتے وقت اُس کے پاؤں چومتا اُس وقت میری ماں مجھے بہت دعائیں دیتی اور اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت اور حج کے ثواب کے لئے دعائیں کرتی۔ ربِ کریم نے میری ماں کی دعائیں قبول کرلیں اور میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے جنت میں حاجیوں کے گروہ میں جگہ دی۔

☆ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کلام اللہ کا دیکھنا اور پڑھنا بھی ایک عظیم عبادت ہے۔تلاوتِ قرآن کرنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور دس برائیاں اُس کے نامۂ اعمال سے مٹا دی جاتی ہیں پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت سے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے اور وہ بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

☆ ایک دفعہ ایک بزرگ قرآن کریم کی تلاوت فرمار ہے تھے ایک نابینا اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔اور اپنی آنکھوں کی بصارت کے لئے اُن سے درخواست کی اُن بزرگ نے قبلہ رو ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور قرآن کریم اُٹھا کر اُس شخص کی آنکھوں پر لگایا قدرتِ الٰہی سے اُس کی آنکھیں فوراً روشن ہو گئیں۔اور ایک حکایت میں نے پڑھی ہے کہ ایک فاسق نوجوان کی وفات کے بعد لوگوں نے اُسے بہشت میں دیکھا۔اُس سے پوچھا کہ تیری مغفرت کا سبب کیا ہے۔اُس نے کہا بے شک میں بہت بدکار تھا۔لیکن قرآنِ کریم کا حددرجہ احترام کرتا تھا جہاں کہیں قرآنِ کریم دیکھتا احتراماً کھڑا ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے مجھے احترامِ قرآن کی بدولت ہی بخش دیا بے شک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

☆ اس کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء کی طرف دیکھنا اور اُن کا احترام کرنا بھی ایک عبادت ہے جس شخص کے دل میں علماء ومشائخ کی محبت ہوتی ہے اُسے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے علماء کا درجہ عطا کرتا ہے۔حضور نبی کریم (ﷺ) نے بھی علماء کی خدمت کا بڑا ثواب بیان فرمایا ہے۔

علماء ومشائخِ کرام سے نفرت کرنے کا برا انجام: پرانے زمانے میں ایک شخص علماء ومشائخ کرام سے سخت نفرت کرتا تھا اور اُنہیں دیکھ کر حسد کے مارے منہ دوسری طرف پھیر لیتا تھا مرنے کے بعد اُسے قبر میں اُتارا تو اُس کا منہ قبلہ سے دوسری طرف پھر گیا لوگوں نے ہر چند اُس کا منہ قبلہ کی طرف پھیرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار دوسری طرف پھر جاتا۔ناگہاں غیب سے آواز آئی کہ اے مسلمانو! اس کا منہ ہرگز قبلہ رو نہ ہوگا کیونکہ یہ شخص اپنی زندگی میں علماء ومشائخ کرام سے منہ پھیر لیا کرتا تھا۔جو شخص علماء ومشائخ کرام سے منہ موڑتا ہے ہم اُس سے اپنی رحمت وبخشش پھیر لیتے ہیں۔وہ راندۂ درگاہ (درگاہِ الٰہی سے نکالا ہوا) ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اُٹھایا جائے گا۔

خانۂ کعبہ کی طرف دیکھنا بھی ایک عبادت ہے: حضور نبی کریم (ﷺ) نے خود اس کا ثواب بیان فرمایا ہے جو شخص خلوصِ دل اور احترام کے ساتھ خانۂ کعبہ کی طرف نظر کرتا ہے اُس کے نامۂ اعمال میں

ایک ہزار سال کی عبادت اور ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیرومرشد کی طرف نظر کرنا اور اُن کی خدمت کرنا بھی ایک عبادت ہے۔خواجۂ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص اپنے مرشد کی دل و جان سے خدمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے اُسے جنت میں داخل کرے گا۔اور جنت میں اُسے موتیوں کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا کرے گا۔اور ہزاروں حوریں اُس کی خدمت پر مامور کی جائیں گی۔پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرینِ مجلس کو تلقین فرمائی کہ پیر کے ارشادات کو نہایت دھیان سے سننا چاہیے اور اُن پر عمل کرنا چاہئے۔نماز، روزہ، اوراد و وظائف جو بتائیں اُن کی پابندی کرنا لازمی ہے اور پیرومرشد کی خدمت میں متواتر حاضر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایک دفعہ ایک زاہد سو برس تک اللہ کی عبادت کرتے رہے، دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام فرماتے اور ہر آنے جانے والے کو عبادتِ الٰہی کی تلقین فرماتے اُن کے وصال کے بعد لوگوں نے جنت میں دیکھ کر اُن سے حال پوچھا اُنہوں نے جواب دیا میری رات دن کی عبادت جنت میں داخلے کا باعث نہیں ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پیر کی خدمت کی بدولت بخشا ہے اتنا بیان کر کے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا قیامت کے دن اولیاء، صدیقین اور مشائخِ طریقت کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو اُن کے کندھوں پر چادریں پڑی ہوں گی ہر چادر کے ساتھ ہزار ریشے لٹکتے ہوں گے اُن بزرگوں کے مرید اور عقیدت مند اُن ریشوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور اُن بزرگوں کے ساتھ پلِ صراط عبور کر کے بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔

سورۃ فاتحہ تمام امراض کی دواھے: ایک بار سورۂ فاتحہ کی برکات بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہوا گر نمازِ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر اُس پر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اُس بیمار کو شفا دے گا۔حضور نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے۔''سورۂ فاتحہ ہر درد کو شفا بخشتی ہے۔'' اُس کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔

ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کسی سخت مرض میں مبتلا ہو گیا۔بیشمار علاج کرائے لیکن مرض سے پیچھا نہ چھوٹا اور دو سال اسی مرض میں گزر گئے۔آخر اُس نے اپنے وزیر کو حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے میرے لئے دعا کرائیے۔حضرت خواجہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کو ہارون رشید کا حال سن کر رحم آ گیا اور آپ

رحمۃ اللہ علیہ اُس کے پاس تشریف لے گئے، اپنا دستِ مبارک اُس کے جسم پر رکھا اور اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اُس کے چہرے پر دم کیا۔ اُسی وقت خلیفہ کو صحت ہوگئی۔ اور وہ نہایت شکر گزار رہا۔

سعادتِ ترتیب

محمد فیاض احمدُ اویسی رضوی

۲۶ فروری ۱۹۸۸ء ۷ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ ۱۴ پھاگن ۲۰۴۴ بروز جمعہ

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج شیخ الحدیث حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ نے داتا کی نگری لاہور کے مشہور دارالعلوم ''جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج'' میں چند سال دورۂ تفسیر القرآن پڑھایا۔ ۷ر رجب المرجب ۱۴۰۸ھ/ ۲۶ فروری جمعۃ المبارک کا خطبہ آپ نے جامعہ ہذا کی مسجد میں ارشاد فرمایا۔ تقریر کا موضوع تھا:

''سلطان الہند خواجہ اجمیری غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ'' آپ کی ذاتی ڈائری سے اس جمعہ کا احوال ملا ہے جو نذرِ قارئین کرام ہے: (محمد فیاض احمد اُویسی)

آج جمعہ کی تقریر بھی ہے چونکہ حضرت حاجی محمد علی صاحب شیخ الحدیث ''جامعہ رسولیہ'' نے آج جمعہ چشتیاں شریف کے کسی چک میں پڑھانا ہے۔ اسی لئے فقیر کو فرمایا کہ جمعہ پڑھا دینا۔ فقیر نے تقریر کی جس کا موضوع تھا:

حضرت سلطان الھند خواجہ اجمیری غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ: بعد خطبہ مسنونہ...... حضرات، حضرت اجمیری قدس سرہٗ کے عرس مبارک کی تقریب کل ختم ہوئی ہے اسی مناسبت سے اُن کے کچھ عرض کرتا ہے۔ سامعین حضرات...... سیدنا معین الدین اجمیری رضی اللہ عنہ کی تاریخِ ولادت ۵۳۷ھ ہجری ہے۔ آپ سنجر سیستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تاریخِ وصال ۶ رجب المرجب ۶۲۷ھ بمقام اجمیر اقدس ہے کل عمر شریف ۹۷ برس تھی۔ آپ کا نام نامی اسمِ گرامی معین الدین حسن ہے۔ آپ کے مشہور القابات...... عطائے رسول، غریب نواز، خواجہ خواجگان، آفتابِ چشتیاں، سلطان الہند، نائبِ رسول اللہ، وارث الانبیاء ہیں۔

چشتی کہلانے کی وجہ: بیان کرتے ہیں کہ آپ کے سلسلہ طریقت کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حصولِ بیعت کی غرض سے حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکار میں حاضر

ہوئے تو اُنہوں نے سب سے پہلے کہا اور قیامت تک جو تیرے سلسلے میں داخل ہوگا وہ بھی چشتی کہلائے گا۔ اسی نسبت سے خواجہ بزرگ بھی چشتی کہلاتے ہیں۔

نسب نامہ: والد کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب گلگوں قبا شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ماں کی طرف سے امام الہدیٰ سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ سرکار غریب نواز کی والدہ ماجدہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی چچازاد بہن ہیں اس رشتے سے حضور غوث پاک خواجہ غریب نواز کے ماموں ہوتے ہیں۔

عہدِ طفلی کا ایک رقت انگیز واقعہ: عید کا دِن تھا ہر طرف مسرتوں کی چہل پہل تھی۔ ساری فضا رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو سے مہک اُٹھی تھی، آبادی کے ہر گوشے سے فرزندانِ اسلام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر عیدگاہ کی طرف بڑھ رہا تھا بیش قیمت پیراہن میں ملبوس حضرت خواجہ بھی اپنے گھر والوں کے ہمراہ عیدگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں اُن کی نظر ایک نابینا لڑکے پر پڑی جو رہگزر کے قریب اُداس و غمگین کھڑا تھا۔ اُس کا اُترا ہوا چہرہ، شکستہ پیراہن، غربت زدہ حال اور بیچارگی دیکھ کر حضرت خواجہ کا دِل بھر آیا، اُسی وقت اپنے کپڑے اُتار کر اُس غریب نابینا بچے کو پہنا دیئے اور اُسے اپنے ہمراہ عیدگاہ لے گئے۔ اس واقعہ کی روشنی میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ بچپن ہی سے حضرت خواجہ ''غریب نواز'' تھے۔

تعلیم و تربیت: سات سال کی عمر شریف تک آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کا زمانہ والد بزرگوار کے زیرِ عاطفت گزارا۔ اُس کے بعد سنجر کی مشہور درسگاہ داخل ہوئے اور وہیں سے تفسیر و حدیث اور فقہ کی تعلیم مکمل ہوئی۔ چودہ سال کی عمر شریف میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آہ!

ایک مجذوب سے ملاقات: کہتے ہیں کہ ایک دن آپ اپنے باغ کو سیراب کر رہے تھے کہ اپنے وقت کے مشہور مجذوب حضرت ابراہیم قندوری باغ میں تشریف لائے۔ حضرت خواجہ نے نہایت عزت و احترام سے اُنہیں بٹھایا، اور خوشہ انگور سے اُن کی تواضع فرمائی۔ خواجہ کے حسنِ سلوک سے مجذوب کا دِل خوش ہوگیا۔ اُنہوں نے اپنی ہتھیلی سے سوکھی ہوئی روٹی کا ٹکڑا نکالا اور دانت سے چبا کر حضرت خواجہ کو پیش کیا اُسے کھاتے ہی دِل کی حالت بدل گئی۔ سرمستی عشق کی ایک ہی جنبش میں علائق (دُنیاوی تعلق) کی زنجیر ٹوٹ گئی۔ اسی عالم میں حضرت خواجہ نے باغ اور پَن چکی فروخت کر کے ساری قیمت فقراء و مساکین پر لوٹا دی اور حالت بےخودی میں خراسان کی طرف نکل گئے۔

خراسان سے ہندوستان تک کا طویل سفر نامہ: ۵۴۵ھ سے ۶۲۲ھ تک ۷۷ سال کا

اکثر حصہ آپ نے سفر میں گزارا ہے۔اس درمیان میں کہیں مہینوں، کہیں سالوں تک قیام بھی ثابت ہے۔سفر کی پوری تاریخ چونکہ مرتّبِ حالت میں نہیں ہےاس لئے اجمالی طور پرصرف اُن مقامات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے جو دورانِ سفر میں سرکار خواجہ کے قدموں کے نیچے سے گزر گئے ہیں:

(۱)خراسان (۲)سمرقند (۳)سترآباد (۴)عراقِ عرب (۵)ہارون

(۶)بغداد (۷)کرمان (۸)ہمدان (۹)تبریز (۱۰)خرقان

(۱۱)میمنہ (۱۲)افغانستان (۱۳)غزنی (۱۴)رے (۱۵)فالوجہ

(۱۶)مکہ معظّمہ (۱۷)مدینہ منورہ (۱۸)بدخشان (۱۹)دمشق (۲۰)جیلان

(۲۱)اصفہان (۲۲)چشت (۲۳)ہندوستان براستہ ملتان لاہور،سمانہ،دہلی، (۲۴)اجمیر شریف۔

اس سفرنامے میں بیس سال کی وہ مدّت بھی شامل ہے جو حضرت خواجہ نے اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہم رکابی (صحبت) میں گزاری ہے۔اس سفر میں سرکارِ بغداد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت خواجہ کی کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ایک ملاقات میں سرکار خواجہ کے متعلق حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ بشارت بھی منقول ہے کہ یہ مردمقتدائے عالمین میں سے ہوگا اوراس کے ذریعہ بے شمار طالبانِ حق منزلِ مقصود تک پہنچیں گے۔"

مرشد سے ملاقات: "انیس الارواح" نامی کتاب میں خود حضرت خواجہ نے اپنے قلم سے اپنے مرشد کی ملاقات اور بیعت کا واقعہ یوں تحریر فرمایا ہے: مسلمانوں کا یہ دُعا گو معین الدین حسن سنجری بمقام بغداد شریف خواجہ جنید کی مسجد میں اپنے مرشدِ پاک حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کی دولت پابوسی سے مشرف ہوا۔اُس وقت روئے زمین کے مشائخ کبار حاضرِ خدمت تھے۔ جب اس درویش نے سرِ نیاز زمین پر رکھا، پیرومرشد نے ارشاد فرمایا......دو رکعت نماز ادا کر، میں نے ادا کی پھر فرمایا: قبلہ رُو بیٹھ، میں بیٹھ گیا، پھر حکم دیا: سورۂ بقر پڑھ، میں نے پڑھی، فرمان ہو: اکیس بار درود شریف پڑھ، میں نے پڑھا، پھر آپ کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا:'' آتا کہ تجھے خدا تک پہنچادوں''بعدازاں مقراض (قینچی) لے کر دُعا گو کے سر پر چلائی اور کُلاہ چہارتر کی (مخصوص ٹوپی) اس دُرویش کے سر پر رکھی اور گلیمِ خاص (خاص چادر) عطا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: بیٹھ جا، میں بیٹھ گیا فرمایا: ہمارے خانوادہ میں ایک شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے تو آج رات اور دِن مشغول رہ۔ یہ درویش بموجب فرمانِ عالی مشغول رہا، دوسرے دِن جب حاضرِ خدمت ہوا ارشاد فرمایا: آسمان کی طرف دیکھ، میں نے دیکھا، دریافت کیا کہاں تک دیکھتا ہے؟ عرض کیا......عرشِ

اعظم تک، پھر فرمایا......زمین کی طرف دیکھ، میں نے دیکھا......استفسار فرمایا کہاں تک دیکھتا ہے؟ عرض کیا......تحت الثریٰ تک،فرمایا پھر ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ۔ میں نے پڑھی،فرمایا: پھرآسمان کی طرف دیکھ، میں نے دیکھا، پوچھا...... اب کہاں تک دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا......حجابِ عظمت تک،فرمایا: آنکھیں بند کر، میں نے بند کرلیں،فرمایا: کھول، میں نے کھول دیں، پھر مجھے اپنی اُنگلی دِکھا کرسوال کیا، کیا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا......اٹھارہ ہزار عالم، بعدازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اُٹھانے کا حکم دیا، میں نے اُٹھایا تو اُس کے نیچے اشرفیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا فرمایا: اسے لے جا کر فقیروں میں تقسیم کردے، میں نے حکم کی تعمیل کی واپس لوٹ کر آیا تو ارشاد ہوا...... چندروز ہماری صحبت میں گزار، عرض کیا فرمانِ عالی،سراورآنکھوں پر۔(انیس الارواح)۔

حضرت خواجہ کے قلم سے واقعہ بیعت کی یہ ایمان افروز سرگذشت غور سے سنیئے۔ نقطہ آغاز پر جب عالمِ غیب کے انکشافات کا یہ حال ہے کہ تحت الثریٰ سے حجابِ عظمت تک ساری کائنات نظر کے سامنے ہے تو اس کے بعد کے مقام کشف وعرفان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

خرقۂ خلافت: دورانِ سفر میں بیس سال تک اپنے پیرومرشد کی خدمت کرنے کے بعد۵۲ سال کی عمر میں اپنے پیرومرشد سے رُخصت ہوئے،دَمِ رُخصت پیرومرشد نے آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اورتبرکاتِ محمدی جو حضرت خواجگانِ چشت میں بسلسلہ چلے آرہے تھے آپ کو عطا فرما کر اپنا جانشین وصاحبِ سجادہ بنایا۔

حضرت خواجہ کا اجمیر میں ورود مسعود: روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ عالی کے بموجب حضرت خواجہ لاہور سے براہِ دہلی پہنچے۔آپ کے ہمراہ چالیس دُرویشوں کی جماعت تھی،جن کی ضربِ اِلاالله سے پہاڑوں کے کلیجے دہل جاتے تھے۔اجمیر شریف پہنچ کر جب آپ نے شہر سے باہر ایک مقام پر سایہ دار درختوں کے نیچے قیام کرنا چاہا تو راجہ پرتھوی راج کے ساربانوں نے آکر منع کیا اور کہا کہ یہاں راجہ کے اُونٹ بیٹھتے ہیں آپ وہاں سے یہ فرماتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے کہ: اچھا راجہ کے اُونٹ بیٹھتے ہیں تو وہی بیٹھیں اور آنا ساگر کے قریب جا کر قیام فرمایا۔ کہتے ہیں کہ شام کے وقت جب اُونٹ چراگاہوں (وہ جگہ جہاں جانوروں کو چرایا جاتا ہے) سے واپس لوٹے اور اپنی جگہ پر آکر بیٹھے تو ایسے بیٹھ گئے کہ اُٹھانے سے بھی نہ اُٹھ سکے یہ دیکھ کر ساربانوں کے افسر نے راجہ کو سارے واقعہ کی اطلاع دی، راجہ نے کہا کہ: سوا اس کے اَب کوئی چارہ نہیں ہے کہ تم لوگ جا کر اُس درویش سے معافی مانگو چنانچہ ساربانوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی۔آپ نے فرمایا: اچھا جاؤ اُونٹ کھڑے ہوگئے۔

آکر دیکھا تو واقعی اُونٹ کھڑے ہو گئے۔ واقعات کے راوی بیان کرتے ہیں کہ انا ساگر کے کنارے بہت سے بت خانے تھے۔ جہاں صبح وشام پجاریوں کا تانتا لگا رہتا تھا۔ اُنہی میں ایک بڑا بت کدہ راجہ کا بھی تھا اس میں پرتھوی راج اور اس کی سلطنت کے عمائدین پوجا کے لئے آیا کرتے تھے۔ اسی شاہی تبخانہ کا انتظام واہتمام سادھورام (شادی دیو) کے سپرد تھا۔ اپنے دھرم کیس شاستروں کا بہت بڑا فاضل اور تمام پجاریوں کا سردار تھا۔ یہاں آپ کا قیام اہلِ ہنود پر بہت شاق (مشکل) گزرا۔ اُنہوں نے ہر چند کوشش کی کہ آپ کہیں اور چلے جائیں، مگر عظمتِ خداداد کے آگے کسی کی نہ چلی، نوبت یہاں تک پہنچی کہ روحانی مقابلے کے لئے سلطنت کے بڑے بڑے جوگی بلائے گئے لیکن حضرت خواجہ کی ایک تیغ ابرو کی جنبش سے تڑپ تڑپ کر گھائل ہو گئے۔

شادی دیو اور اَجے پال جیسے سرغنہ کفر کا قبولِ اسلام حضرت خواجہ کی قاہرانہ (زورآور) قوت اور روحانی سطوت (دبدبہ) کی ایک عظیم الشان فتح تھی، جس نے ہندوستان کی زمین ہلا دی۔

حضرت خواجہ کے تصرفات کی دوسری زندہ کرامت یہ ہے کہ: سعدی اور عبداللہ، بیابانی کے نام سے خواجہ کے یہ دونوں حلقہ بگوش آج تک نواح اجمیر میں عام نگاہوں سے اوجھل ہو کر زندہ و پابندہ ہیں۔ مشہور ہے کہ ہر جمعہ کی شب میں روضہ خواجہ پر حاضری دیتے ہیں۔

فتحِ اجمیر: جب شادی دیو اور اَجے پال جوگی مسلمان ہو چکے تو اُنہوں نے حضرت خواجہ کے حضور میں یہ التجا کی کہ اب حضور چل کر وسطِ شہر میں قیام فرمائیں تاکہ مخلوق آپ کے قدموں کی برکت سے فیض یاب ہو۔ آپ نے اُن کا معرضۂ شوق قبول فرما لیا اور اپنے خادمِ خاص محمد یادگار کو جگہ کے انتخاب کے لئے شہر میں بھیجا۔ اُنہوں نے بہ تعمیلِ ارشاد وہ مقام پسند کیا جہاں اِس وقت آپ کا روضہ پاک ہے۔ شادی دیو کی یہ ایک افتادہ زمین تھی۔ اس قطعہ زمین پر جماعت خانہ، مسجد اور مَطبخ (باورچی خانہ) کی تعمیر ہوئی کہتے ہیں کہ جس جگہ آج مزار مقدس ہے وہیں مطبخ تھا۔

یہاں قیام فرمانے کے بعد آپ نے چند اشخاص کے ذریعہ پرتھوی راج کو دعوتِ اسلام دی، اور فرمایا اگر یہ ایمان نہ لایا تو میں لشکرِ اسلام کے ہاتھوں اسے زندہ گرفتار کرادوں گا پرتھوی راج نے اسلام قبول کرنے سے صاف صاف انکار کر دیا بلکہ حضرت خواجہ کے خلاف اس کی دُشمنی کی آگ اور بھڑک اُٹھی۔

چنانچہ ایک دِن اس نے آپ کو کہلا بھیجا کہ آپ ہماری سرحد سے باہر نکل جائیں، آپ نے جواب میں یہ اطلاع بھجوائی کہ مت گھبراؤ، چند دِنوں میں شہاب الدین غوری آرہا ہے اُس وقت تقدیر فیصلہ کردے گی کہ اجمیر کی سرحد سے کون نکلتا ہے۔

اس واقعہ کے چند ہی دِنوں کے بعد سلطان شہاب الدین غوری نے خراسان میں ایک خواب دیکھا کہ وہ حضرت خواجہ کی خدمت میں کھڑا ہے اور آپ اس سے فرما رہے ہیں کہ خدائے قدیر کی طرف سے ہندوستان کی بادشاہت کا سہرا تیرے سر کے لئے مقدر ہو چکا ہے کارکنانِ قضا و قدر فتح و نصرت کی خلعت آسمانی لئے ہوئے تیرے گھوڑوں کی ٹاپ کا انتظار کررہے ہیں بغیر کسی مہلت و انتظار کے اُٹھ کھڑا ہو اور ہندوستان کی طرف روانہ ہوجا اور پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کر کے اُسے کیفرِ کردار تک پہنچا۔ خواب سے بیدار ہوا تو شہاب الدین کے سینے میں فاتحانہ عزم و یقین کا ایک طلاطم برپا تھا۔ چند ہی دِنوں میں ایک لشکرِ جرار لے کر وہ اسلام کا پرچم لہراتا ہوا ہندوستان کی طرف چل پڑا۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھا کہ منیسر کے قریب تراوڑی کے میدان میں پرتھوی راج کے ساتھ اُس کا ایک نہایت خونریز اور فیصلہ کُن معرکہ ہوا۔

کہتے ہیں کہ اس جنگ میں پرتھوی راج کے ساتھ ڈیڑھ سو راجگانِ ہند کی فوج میں کئی لاکھ فوجیں شامل ہوگئیں، جہاں غوری کے پاس صرف سوا لاکھ فوج تھی، مقابلہ ہوا تو شہاب الدین غوری کو فتح ہوئی اور پرتھوی گرفتار ہوا اس طرح خواجہ کا نام سلطان الہند از غیب مشہور ہوگیا۔

☆......☆......☆